رشوت خوروں کا تحفظ قومی سلامتی کا معاملہ ہے

رشوت لینے اور دینے کی اجازت خفیہ اداروں سے لی گئی

رشوت کے کاروبار میں وسعت کا ذریعہ:

قانون کے پابند معاشروں میں مسائل کو حل کرنے کے لیے قانونی اور عدالتی طریقے استعمال کیے جاتے ہیں اور اگر ایسا مسئلہ سامنے آئے جس کے لیے قانون موجود نہ ہو تو نئے قوانین بنا دیے جاتے ہیں۔اس کے برعکس غنڈے اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لیے قانون توڑتے ہیں۔ اپنا کام نکلوانے کے لیے رشوت دیتے ہیں۔اگر ضروری ہو تو اغواء اور قتل بھی کرتے ہیں۔ کچھ عرصے پہلے ایسی خبریں شائع ہوئیں کہ امریکی کاروباری افراد اور اداروں نے دوسرے ممالک میں مراعات حاصل کرنے کے لیے رشوت دی۔ان ناخلف امریکی شہریوں کے خلاف شور وشر کے بعد ایک قانون بنا دیا گیا کہ غیر ملکی حکام کو رشوت دینا جرم ہوگا اور اس جرم میں امریکی عدالتوں میں مقدمہ چلایا جا سکے گا۔فلموں اور ڈراموں میں معاشرے کے معمولات پر طنز ہوتے ہیں چنانچہ اداکار اور فلمساز George Coolney کی تازہ ترین فلم Syriana کے ایک منظر میں امریکن تیل کمپنی کے دو ملازمین ایک عرب ملک میں اپنا کام نکالنے کے لیے رشوت دینے کے بارے میں بحث کر رہے ہیں۔ایک اسٹاف ممبر کا کہنا ہے کہ یہ رشوت ہے اور نہ صرف یہ غیر اخلاقی ہے بلکہ امریکیوں کے لیے یہ خلاف قانون بھی ہے۔دوسرے اسٹاف ممبر جو کاروبار میں زیادہ تجربہ کار ہیں وہ سمجھاتے ہیں کہ میرے یار عملاً ایسا ہی ہوتا ہے اور رشوت ضروری ہے۔ان کا انگریزی لہجہ جنوب کا ہے جس کی اپنی چاشنی ہے۔بالآخر وہ تنگ آ کر رشوت کے فوائد گنوانا شروع کرتے ہیں اور ان کا آخری جملہ یہ ہے کہ Corruption is the reason we win

خود حکومت رشوت کی سرپرست:

رشوت کا تحفظ قومی سلامتی کا مسئلہ ہے:

نیویارک میں ایک شخص کے خلاف ایک ملک کے صدر کو رشوت دینے کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے۔وہ صدر موصوف کے مشیر تھے۔یہ مقدمہ Forigen corrupt practices act of 1977 کے تحت

چلایا جارہا ہے اور یہ رشوتیں پیٹرولیم کمپنیوں نے اس ریاست میں تیل نکالنے کے حقوق کے ٹھیکے لینے کے لیے دی تھیں۔یعنی یہ وہ الزام ہے جس کی بنیاد پر مقدمہ قائم کیا گیا ہے۔الزام ہے کہ اس نے ۱۹۹۰ء کی دہائی میں ایک ملک کے صدر کو ۶۰ ملین ڈالر کی رشوت دی اور دوسرے دو حکام کو ۲۰ ملین ڈالر علیحدہ دیے۔ان پر یہ الزام بھی ہے کہ انھوں نے کروڑوں ڈالر خود کھا لیے اور اس رقم پر انکم ٹیکس ادا نہیں کیا۔جن تیل کمپنیوں نے مبینہ طور پر یہ رشوتیں دیں ان کے نام اب بدل چکے ہیں یا ان میں سے بعض ایک دوسرے میں ضم ہو گئی ہیں واشنگٹن ٹائمز نے ۱۷ردسمبر کو اپنے نامہ نگار کی ایک تحقیقاتی رپورٹ میں جو تفصیلات بتائی ہیں وہ دلچسپ ہیں۔یاد رہے کہ اس مقدمے میں داخل کی جانے والی دستاویزات خفیہ ہیں اور جج کی اجازت کے بغیر انھیں طشت ازبام نہیں کیا جاسکتا۔کہا جاتا ہے کہ مذکورہ شخص نے کئی سوئس اکاؤنٹ کھولے جہاں کمپنیوں سے وصول کی گئی فیس ایک اکاؤنٹ سے دوسرے اکاؤنٹ میں گھومتی پھرتی بالآخر ان کھاتوں میں چلی جاتی تھی جو صدر، ان کے خاندان، ان کے وزیر پیٹرولیم اور ان کے وزیراعظم نے کھولے ہوئے تھے۔اس شخص کے وکلاء نے اب جو دفاع پیش کیا ہے اسے قانونی اصطلاح میں Public Aistherity Defense کہتے ہیں۔واشنگٹن ٹائمز کے مطابق وکلاء صفائی نے عدالت میں ۴۱ دستاویزات پیش کی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اس شخص نے جو کچھ بھی کیا وہ اس کے بارے میں امریکی انٹیلی جنس اداروں کو مطلع کرتے رہے تھے لہٰذا اب قومی سلامتی کی وجوہ کی بناء پر ان پر مقدمہ نہیں چلایا جاسکتا۔

مثال کے طور پر اس نے مبینہ طور پر یہ بتایا تھا کہ مذکورہ صدر دو کھاتے رکھ رہے ہیں جن کا مقصد ملک میں اصلاحات کے لیے رقوم فراہم کرنا ہے۔دوسرے کھاتے اصل آمدن کو چھپانے کے لیے رکھے جاتے ہیں۔مثال کے طور پر کاروبار سے آپ کی آمدنی ایک لاکھ ڈالر ہے لیکن آپ انکم ٹیکس بچانا چاہتے ہیں تو ایک کھاتہ تو آپ صحیح رکھیں گے جس سے پتہ چلے گا کہ حقیقت میں آمدنی کتنی ہوئی، دوسرا نقلی ہوگا جس میں وہ کم آمدنی دکھائی جائے گی جس پر آپ ٹیکس دیں گے۔چنانچہ یہ جو رقم مبینہ طور پر رشوت تھی اسے اصلاحات کا فنڈ دکھایا گیا ہوگا لیکن اصلاحات کے کھاتے میں کم رقم دکھائی گئی اور باقی پیسہ بقول اس شخص کے صدر نے ایک صوابدیدی فنڈ کے خفیہ کھاتے میں رکھا اس مقدمے کی اگلی سماعت ۲۵ر جنوری کو ہوگی اور خیال ہے کہ قومی سلامتی کے پہلوؤں کی وجہ سے اس شخص پر مقدمہ نہیں چلایا جائے گا تا کہ پردہ نشینوں کے نام ظاہر نہ ہوں۔امریکی بزنس مین منافع کے لیے قانون توڑتے ہیں تو انھیں بچانے کے لیے نیشنل سیکورٹی آڑے آتی ہے، لیکن ۱۷ردسمبر کو صدر جارج بش نے قانون شکنی کا اعتراف کرتے ہوئے دعویٰ کیا امریکی زندگیوں کو بچانے کے لیے ایسا کرنا ضروری تھا۔نیویارک ٹائمز نے دو روز پہلے خبر دی تھی کہ صدر نے قانونی حدود کو نظر انداز کرتے ہوئے Nation Security Agency (NSA) کو حکم دیا تھا کہ وہ دہشت گردی کے خلاف اپنے تمام وسائل استعمال کرے، NSA تمام مواصلاتی ذرائع کو مانیٹر کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، لیکن یہ عدالتی آرڈر کے بغیر کسی کے فون یا E-mail کی نگرانی نہیں

کرسکتی۔ اس کے لیے عدالت کی اجازت ضروری ہے لہٰذا Foreign Intelligence Srveillance Act of 1978 کے تحت وزارت انصاف میں ایک خفیہ عدالت قائم کی گئی جس کے ججوں کے نام بھی خفیہ رکھے جاتے ہیں خفیہ عدالت سے کسی کی نگرانی کی اجازت کے حصول کے لیے یہ دعویٰ ضروری ہے کہ جس شخص کی نگرانی کی جاری ہے وہ غیر ملکی جاسوسی سرگرمیوں میں ملوث ہے۔ یہ ''عدالت'' بھی نام کی عدالت ہے لیکن تیکنیکی طور پر آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ NSA نے عدالتی حکم نامے کی تعمیل ہے۔ اہم بات یہ تھی کہ NSA اندرون ملک امریکی شہریوں کے فون ٹیپ نہیں کرسکتی۔ یعنی وہ واشنگٹن سے لندن کی فون کال کی نگرانی کرسکتی ہے کیونکہ اس کال کا ایک سرا بیرون ملک ہے لیکن واشنگٹن سے نیویارک کی کال کی نگرانی نہیں کی جاسکتی۔

قصہ مختصر یہ کہ اندرون ملک امریکی شہریوں کی فون کالیں مانیٹر نہیں کی جاسکتیں جب تک عدالت میں ان کی ممکنہ مجرمانہ سرگرمیوں کا کچھ نہ کچھ ثبوت حلف نامے کی صورت میں پیش کرکے عدالت سے اجازت حاصل نہ کرلی جائے۔ صدر امریکا نے اس قانون کو نہ صرف نظر انداز کیا بلکہ NSA کو حکم دیا کہ وہ ملکی قانون توڑتے ہوئے اندرون ملک امریکی شہریوں کی جاسوسی کرے۔ انھوں نے ایک انتہائی خفیہ صدارتی حکم نامے کے ذریعہ یہ فرمان جاری کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ امریکی زندگیوں کو بچانے کے لیے ضروری تھا۔ یہ کیسا جمہوری نظام ہے؟ نہ اس کی کمپنیاں قانون توڑے بغیر کاروبار کرسکتی ہیں؟ نہ اس کا صدر قانون توڑے بغیر امریکی زندگیوں کا تحفظ کرسکتا ہے؟ اگر تیسری دنیا کے ممالک میں کسی ایک اصلاح کی ضرورت ہے تو وہ ہے رشوت کا خاتمہ۔ اور آپ اصلاحات کے لیے رشوت دیتے ہیں؟ کوئی تعجب نہیں کہ دنیا کے بادشاہ، ڈکٹیٹر Dictators اور باوردی جرنیل سب کے سب امریکی اصلاحات کے حامی ہیں۔

امریکی خفیہ ادارے CIA کے بارے میں اب نہ صرف بلکہ سوئٹزرلینڈ میں بھی تحقیقات ہو رہی ہے کہ اس نے غیر ملکی شہریوں کو مقامی قوانین کی پروا نہ کرتے ہوئے اغواء کرکے مقامی حکومت کی اجازت بلکہ اسے مطلع کیے بغیر دوسرے ممالک بھجوایا ہے جہاں اذیت رسانی کے ذریعے سے اقبال جرم کروانے کی کوشش کی گئی ہے۔ رومانیہ، پولینڈ، افغانستان اور دوسرے ممالک میں اس کے نجی قید خانے ہیں۔ انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر امریکی وزارت خارجہ کی سالانہ رپورٹ میں لیبیا اور مصر کا ذکر ہوتا ہے اور گرفتار انسانوں کو اذیت رسانی کے لیے CIA کے طیارے انہی ممالک جاتے ہیں۔ جس ملک کا صدر سرکاری اداروں کو قانون شکنی کا حکم دیتا ہو اور جس ملک کی اہم ترین ایجنسی پوری دنیا میں انسانوں کو اغواء کرکے کرائے کے بھیڑیوں کے حوالے کرتی ہو اگر اس ملک کو فتح ہوگئی تو کیا دنیا میں تہذیب، اخلاق، شرافت، محبت، اخوت کا بول بالا ہوسکے گا۔ [3-01,06-J/N.Z]

ساحل مارچ ۲۰۰۶ء